امدادُ الفتاویٰ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

بترتیبِ جدید

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ دارالعلوم کراچی و مفتی اعظم پاکستان

مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴

میں بہت سے شاب ہوں گے، جو مَن انفق من قبل الفتح وقاتل میں داخل ہیں، پس اُن کا مرتبہ یقیناً امام حسین رضؓ سے بڑا ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ شہادت پر اجماع ہے، کیونکہ اجماع کے لئے سند درکار ہے (وَاَیْنَ ہُوَ) یہ البتہ ممکن ہے کہ کہا جائے کہ امام حسین رضؓ سے غلطی اجتہادی ہوئی ہے، اسلئے انھوں نے جان دیدی، مگر اس میں میرا کلام نہیں، میرا کلام تو اس میں ہے کہ ہم لوگ کس دلیل کی بنا پر اُن کو شہید سمجھیں گے، کیونکہ مجتہد کی غلطی صرف اُن کے حق میں کام آنے والی ہے کہ کم از کم ایک اجر اُن کو ملا، غیروں کے لئے حجت نہیں ہو سکتی نقط

جناب کی عادت شریفہ یہ ہے کہ ضرور جواب دیتے ہیں، مگر نہ معلوم کس وجہ سے آپ مجھے جواب نہیں دیتے، بہر حال ملتمس ہوں کہ جواب سے ارشاد فرمائیے (بیرنگ ارسال فرمائیے) جواب تفصیلی ہو تاکہ دوبارہ تکلیف دہی کی نوبت نہ آئے۔

جواب، میں بعض مصلحتوں سے بیرنگ خط بھیجتا نہیں۔ جب آپ کو جواب منگانا ہو ٹکٹ بھیجدیا کیجئے؛

یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیہ ہے، دوسرے صحابہ رضؓ نے جائز سمجھا حضرت امام رضؓ نے ناجائز سمجھا، اور گو اکراہ میں انقیاد جائز تھا، مگر واجب نہ تھا، اور متمسک بالحق ہونیکے سبب یہ مظلوم تھے، اور مقتول مظلوم شہید ہوتا ہے، شہادت غزدہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بس ہم اسی بنائے مظلومیت پر اُن کو شہید مانیں گے، باقی یزید کو اس قتال میں اسلئے معذور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مجتہد سے اپنی تقلید کیوں کراتا تھا، خصوص جب کہ حضرت امام رضؓ آخر میں فرمانے بھی لگے تھے کہ میں کچھ نہیں کہتا، اس کو تو عداوت ہی تھی، چنانچہ امام حسن رضؓ کے قتل کی بنا یہی تھی، اور مسلط کی اطاعت کا جواز الگ بات ہے، مگر مسلط ہونا کب جائز ہے، خصوص نااہل کو، اس پر خود واجب تھا کہ معزول ہو جاتا، پھر اہل حل و عقد کسی اہل کو خلیفہ بناتے۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ (تتمہ خامسہ ص ۱۵۰)

رفع شبہ قائل بودن امام غزالیؒ عذاب روحانی را نہ عذاب جسمانی را

سوال (۵۱۰) اکثر فلاسفۂ یونان و شیخ بو علی وغیرہ فلاسفۂ اسلام ابت عذاب یا ثواب روحانی کے قائل ہیں، مگر حضرت امام غزالیؒ کی بعض تصنیفات سے صاف طور سے عیاں ہے کہ پس مرگ عقاب یا ثواب کا ترتب صرف رُوح پر ہوتا ہے حالانکہ عقاب و ثواب جسمانی ہونے پر صراحۃً نصوص قرآنیہ وصدہا احادیث نبویہ شاہد ہیں، اندریں صورت امام صاحب علیہ الرحمۃ کے مقولات اور نصوص معروضہ میں تعارض واقع ہوتا ہے جس کی وجہ سے قلب پر غایت درجہ انقباض رہتا ہے خصوصاً کتاب مضنون علی غیر اہلہ، مصنفہ امام صاحب ممدوح کی عبارت ذیل سے روح پر بھی عذاب و

مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ:

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

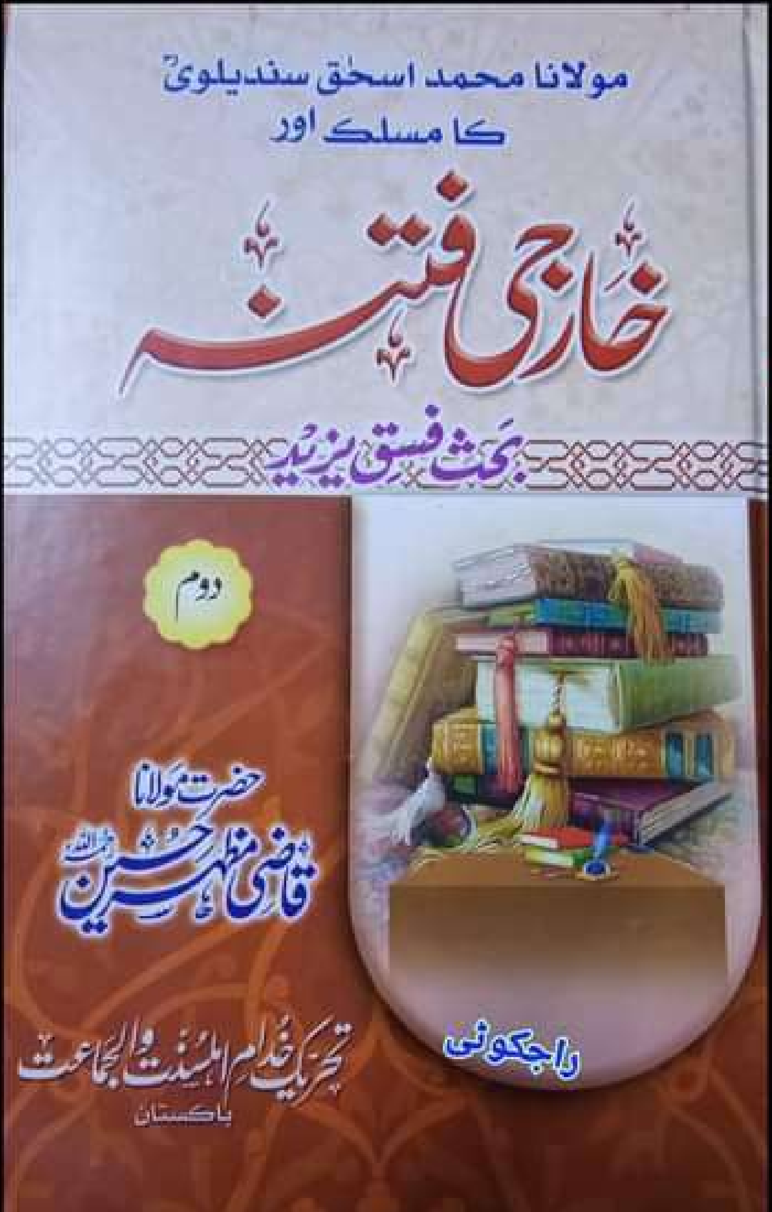
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟

فیصلہ آپ کریں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یاد داشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کرکے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچا دی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنّت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کر دی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہؓ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہؓ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہؓ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیراعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدالصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیراعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیراعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیراعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس مؤقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد و تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ



علامات آئندہ کے لئے نہیں ہے۔ بعد میں تو جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا۔

(ب) جب صحابہ کرام نے بھی اس حدیث سے یزید کا آئندہ کے لئے صالح ہونا نہیں سمجھا۔ تو پھر حامیان یزید کیوں خواہ مخواہ اس حدیث سے یزید کا صالح ہونا ثابت کرنے کیکوشش کر کے اہل السنّت والجماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

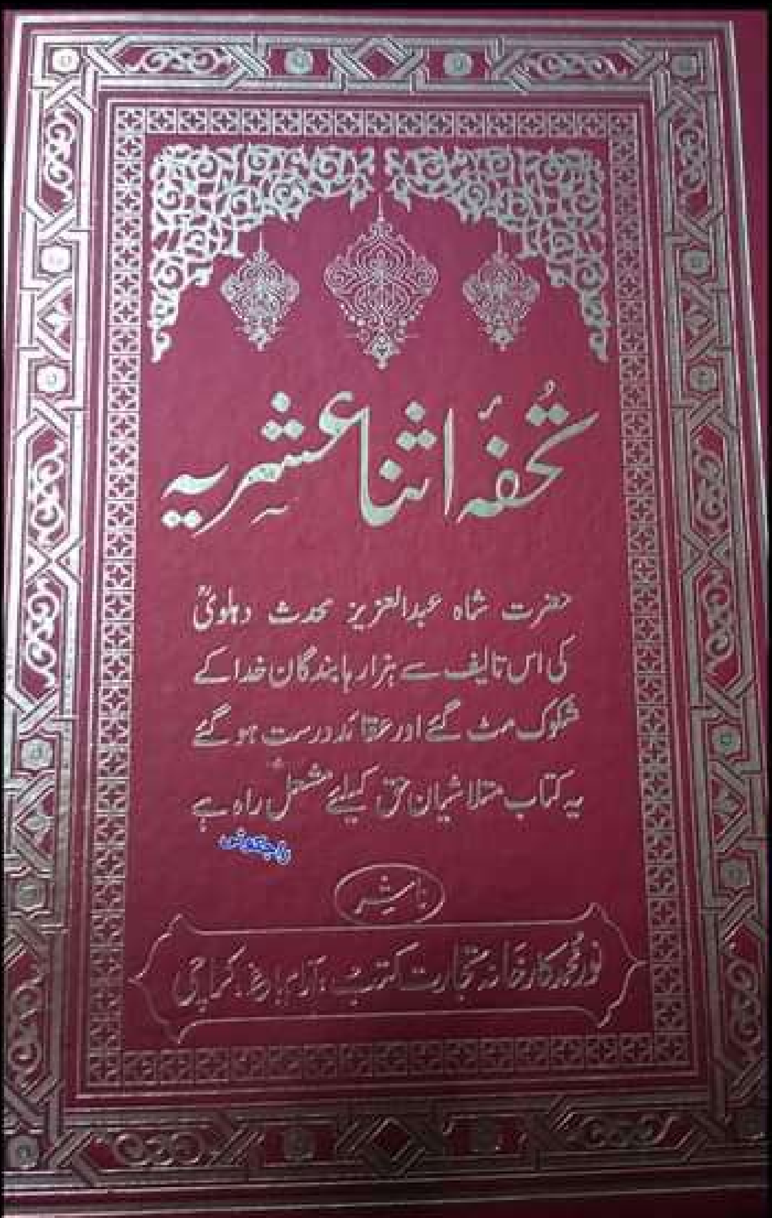
آلیس منکم رجل رشید

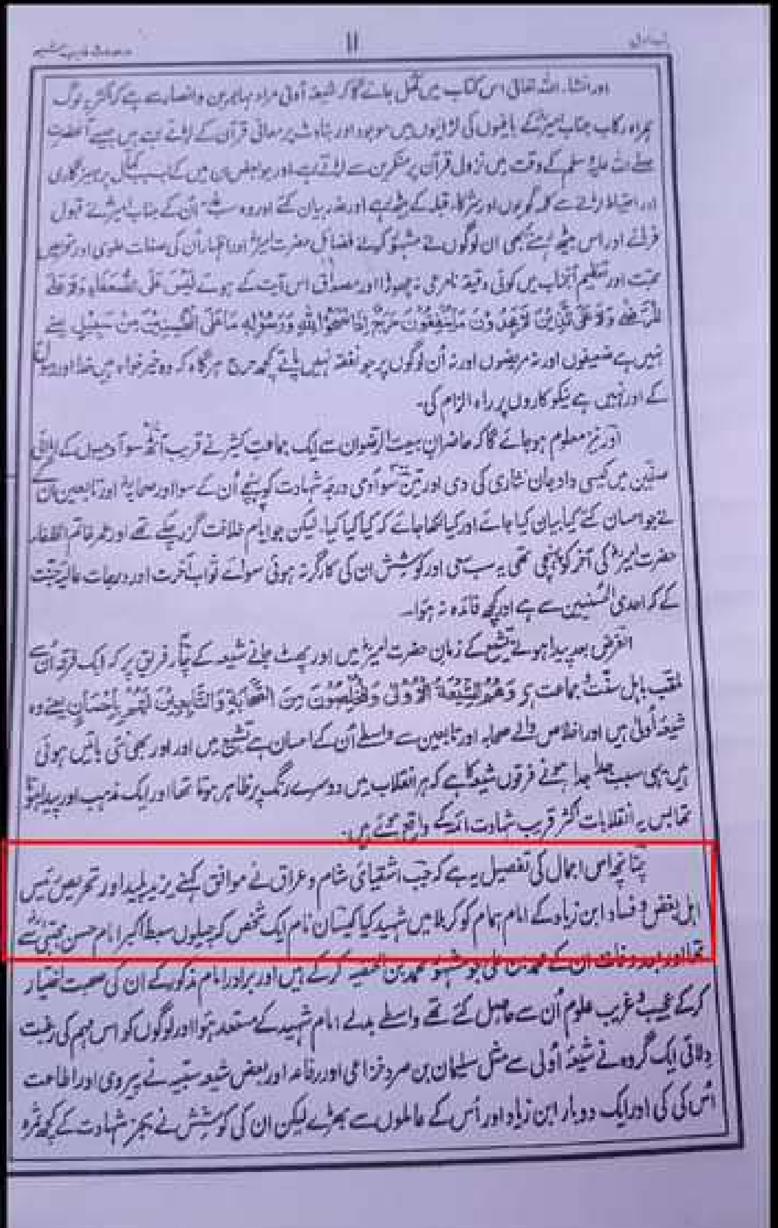
سوال نمبر ۷

اہل السنّت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔ کیا حامیان یزید ثابت کر سکتے ہیں کہ مسلک اہل السنّت والجماعت یہ ہے کہ یزید صالح و عادل تھا۔ ہرگز نہیں۔ تو ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر مسلک اہل السنّت بھی یہ ہے کہ یزید فاسق تھا اور تمام اکابر دیوبند بھی اسی مسلک کے تابع ہیں تو پھر حامیان یزید ایک متفق علیہ مسلک اہل السنّت کی کیوں پابندی نہیں کرتے۔ کیا یہ اہل سنت کے متفق علیہ عقائد کا انکار ان کے مشن کے مخصوص مقاصد میں سے ہے۔ کیا ان کے اس طرزِ عمل سے شیعوں کے لئے مسلک اہل سنت کو مجروح کرنے کا راستہ نہیں کھل جائے گا۔

سوال نمبر ۸

حامیان یزید ثابت کریں کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں کسی امام فن نے یزید کی تعدیل کی ہو۔ یعنی اس کو عادل قرار دیا ہو؟ وہ ہرگز ایسا ثابت نہیں کر سکتے۔ بلکہ ائمہ فن رجال نے یزید کو مجروح اور مقدوح العدالت لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب، لسان المیزان، میزان الاعتدال وغیرہ۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ جب تم انہی اسماء الرجال کی کتابوں میں سے ائمہ فن کی تحقیق کے مطابق ابو مخنف اور ہشام کلبی وغیرہ کو وضاع اور کذاب قرار دیتے ہو۔ تو یزید کے بارے میں ان ائمہ فن کی تحقیق کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ حبِ یزید سے اس قدر مغلوب ہونے کی اصل وجہ کیا ہے؟





باب اول — 11 — تحفہ اثنا عشریہ

اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب میں مفصل بیان ہوگا کہ شیعۂ اولیٰ مراد مہاجرین و انصار ہے کہ اکثر یہ لوگ ہمراہ رکاب جناب امیرؓ کے باغیوں کی لڑائیوں میں موجود اور بشارت پر معانی قرآن کے لائق بہت ہیں جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نزول قرآن پر منکرین سے لڑتے تھے اور جو بعض ان میں کے سبب کمال پرہیزگاری اور احتیاط لڑنے سے کلمہ گویوں اور پڑھنے والوں قبلہ کے رک گئے تھے اور عذر بیان کئے اور وہ سب اُن کے جناب امیرؓ نے قبول فرمائے اور اس پیچھے بھی ان لوگوں نے مشہور کئے فضائل حضرت امیرؓ اور اظہار اُن کی صفات علوی اور ترغیب محبت اور تعلیم آداب میں کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھا اور مصداق اس آیت کے ہوئے لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ یعنے نہیں ہے ضعیفوں اور نہ مریضوں اور نہ اُن لوگوں پر جو نفقہ نہیں پاتے کچھ حرج ہرگاہ کہ وہ خیرخواہ ہیں خدا اور رسول کے اور نہیں ہے نیکوکاروں پر راہ الزام کی۔

اور نیز معلوم ہو جائے گا کہ حاضران بیعت الرضوان سے ایک جماعت کثیر نے قریب آٹھ سو آدمیوں کے واقعہ صفین میں کیسی داد جان نثاری کی دی اور تین سو آدمی درجہ شہادت کو پہنچے اُن کے سوا اور صحابہؓ اور تابعین بالخیر نے جو احسان کئے کیا بیان کیا جائے اور کیا لکھا جائے کہ کیا کیا کیا۔ لیکن جو ایام خلافت گزر چکے تھے اور عمر خاتم الخلفاء حضرت امیرؓ کی آخر کو پہنچی تھی یہ سب سعی اور کوشش ان کی کارگر نہ ہوئی سوائے ثواب آخرت اور درجات عالیہ جنت کے کہ احدی الحسنیین سے ہے اور کچھ فائدہ نہ ہوا۔

الغرض بعد پیدا ہونے تشیع کے زمان حضرت امیرؓ میں اور پھٹ جانے شیعہ کے چار فرقے پر کہ ایک فرقہ اپنی لقب اہل سنت و جماعت ہے وَهُمُ الشِّيعَةُ الْأُولَىٰ وَالْمُخْلِصُونَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ یعنے وہ شیعہ اولیٰ ہیں اور اخلاص والے صحابہ اور تابعین سے واسطے اُن کے احسان ہے تشیع میں اور اور بھی نئی باتیں ہوئی ہیں یہی سبب علیحدہ سمجھنے فرقوں شیعہ کا ہے کہ ہر انقلاب میں دوسرے رنگ پر ظاہر ہوتا تھا اور ایک مذہب اور پیدا ہوتا تھا بس یہ انقلابات اکثر قریب شہادت ائمہ کے واقع ہوئے ہیں۔

چنانچہ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب اشقیائے شام و عراق نے موافق کہنے یزید پلید اور تحریص رئیس اہل بغض و فساد ابن زیاد کے امام ہمام کو کربلا میں شہید کیا کیسان نام ایک شخص کہ چیلوں سبط اکبر امام حسن مجتبیٰؓ سے تھا اور بعد وفات ان کے محمد بن علیؓ جو مشہور محمد بن الحنفیہ کرکے ہیں اور برادر امام مذکور کے ان کی صحبت اختیار کرکے عجیب و غریب علوم اُن سے حاصل کئے تھے واسطے بدلے امام شہید کے مستعد ہوا اور لوگوں کو اس مہم کی رغبت دلائی ایک گروہ نے شیعۂ اولیٰ سے مثل سلیمان بن صرد خزاعی اور رفاعہ اور بعض شیعہ سبئیہ نے پیروی اور اطاعت اُس کی کی اور ایک دو بار ابن زیاد اور اُس کے عاملوں سے بھڑے لیکن ان کی کوشش نے بجز شہادت کے کچھ ثمرہ

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ۱۸

کتاب الإیمان و الرسوم و البدعات

افادات | مفتی اعظم عارف باللہ شیخ ولی اللہ مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ
مفتی اول دار العلوم دیوبند (ولادت سنہ ۱۲۷۵ھ وفات سنہ ۱۳۴۷ھ)

مرتب | حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

ملاحظہ | حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

حسب ہدایت | حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مدظلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر
مکتبہ دار العلوم دیوبند

ومفصّل في كتب العقائد(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اعتراض اور اس کا جواب

سوال: (۶۳۹) امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر لوگ معترض ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد کیوں نہیں فرمائی؟ حالانکہ قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے کہ میں مؤمنوں کے ساتھ ہوں۔ (۳۳۳/۱۳۳۷ھ)

الجواب: شہادت کا درجہ دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار کے مقابلہ میں بہت سے صحابہ شہید ہوئے، آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، حدیث شریف میں ہے: سيد الشهداء حمزة(۲) یعنی سردار شہیدوں کے حضرت حمزہؓ ہیں۔ فقط واللہ اعلم

یزید پر لعنت بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال: (۶۴۰) یزید پر لعنت بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ لعنت بھیجنے والے کی نسبت کیا حکم ہے؟ (۱۳۳۳-۳۲/۲۷۶)

الجواب: یزید پر لعنت بھیجنے اور نہ بھیجنے کے جواز میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ لعنت کرنا یزید کو درست نہیں ہے، اور یزید کا کافر ہونا ثابت نہیں ہوا، البتہ فاسق تھا، پس احوط عدم لعن ہے(۳) فقط

---

(۱) والحاصل أنّ أفضل النّاس بعد الأنبياء عليهم السّلام أبوبكر الصّدّيق ...... ثمّ عمر بن الخطّاب ...... ثمّ عثمان بن عفّان ...... ثمّ عليّ بن أبي طالب رضوان الله عليهم أجمعين. (شرح الفقه الأكبر، ص:۷۳-۷۶، دليل أفضلية الصّدّيق رضي الله عنه)

(۲) اس حدیث شریف کی تخریج کتاب الایمان کے سوال: (۸۰۲) کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) و إنّما اختلفوا في يزيد بن معاوية حتّى ذكر في الخلاصة وغيره أنّه لا ينبغي اللّعن عليه أي ولا على اليزيد ولا على الحجّاج، لأنّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم نهى عن لعن المصلّين ومن كان أهل القبلة ...... قال حجّة الإسلام في الإحياء: فإن قيل: هل يجوز لعن يزيد لكونه قاتل الحسين أو آمرًا به؟ قلنا: هذا ممّا لم يثبت أصلاً، فلا يجوز أن يقال أنّه قتله أو أمر به، فضلاً عن لعنه إلخ (شرح الفقه الأكبر، ص:۸۷، اختلفوا في اللّعن على اليزيد، المطبوعة: المطبع المجتبائي الواقع في الدّهلوي)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ ﷺ:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

(صحيح البخاري ۱/۱۶ رقم: ۷۱، صحيح مسلم ۱/۳۳۳ رقم: ۱۰۳۷)

کتابُ النَّوازِل

منتخب فتاویٰ: مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری

نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

(جلد ثانی)

ردفرقِ باطلہ، کتاب العلم

ترتیب وتحقیق:

(مفتی) محمد ابراہیم قاسمی غازی آبادی

ناشر

المركز العلمي للنشر والتحقيق

لال باغ مرادآباد

یزید جنت میں جائے گا یا نہیں؟

سوال (۸۶):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کیا یزید مسلمان ہے یا نہیں، جب کہ ان کے مسلمانوں کے خلاف بہت سارے واقعات ہیں؟ کیا یزید کو مسلمان کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ کیا یزید جنت میں جائے گا یا نہیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: یزید کا فاسق ہونا تو تاریخی روایات سے ثابت کیا جاسکتا ہے؛ لیکن اس کے کافر یا مرتد ہونے کے متعلق کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے؛ لہٰذا ہم اسے کافر نہیں کہہ سکتے، زیادہ سے زیادہ اس کے فاسقانہ اعمال سے براءت کرسکتے ہیں، اور آخرت میں اس کے ساتھ کیا ہوگا، اس بارے میں بحث کرنا بے معنی اور فضول ہے، نیز یہ کوئی ایسا معاملہ بھی نہیں ہے کہ جس کا علم نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں کسی گرفت کا اندیشہ ہو؛ لہٰذا عقل مندی اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے بے فائدہ موضوعات پر بحث ومباحثہ کرکے اپنی صلاحیتوں کو ضائع نہ کیا جائے۔ (مستفاد: فتاویٰ رشیدیہ ۸۰-۷۸)

أيما رجل قال لأخيه كافر فقد باء بها أحدهما. (مشكوة المصابيح ۴۱۱، صحيح مسلم ۱/۵۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ
۱۴۲۵/۷/۳۰ھ

کیا حضرت امیر معاویہ ﷛ کا یزید کو ولی عہد بنانا غلط تھا؟

سوال (۸۷):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: زید کہتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کا انتخاب کرکے ایک بدعت ایجاد کی اور ان کا انتخاب غلط تھا۔ اور بکر کہتا ہے کہ صحابی سے غلطی نہیں ہوسکتی، ان کا انتخاب درست ہے، ایسے ہی زید

کا کہنا ہے کہ حسین کے ساتھ اہل بیت کا قاتل یزید ہے۔ اور بکر کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ آخر کون حق پر ہے؟ کیا یزید کے بارے میں لعن طعن درست ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: یزید کی غلط کاریوں پر تنقید کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں؛ لیکن اس کے غلط افعال کو صحابی رسول سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے؛ اس لئے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یزید کو اپنا ولی عہد بنایا تھا تو ان کے سامنے اس کی غلط کاریاں نہ تھیں، ورنہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو ہرگز ذمہ داری نہ دیتے۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ۳/۱۴۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۲۹/۶/۱۸ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

توضیحات

اُردو شرح

مِشکوٰۃ المصابیح

متن و ترجمہ، تشریح و توضیح کے ساتھ

تالیف

مولانا فضل محمد یوسف زئی

استاذ حدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر: المکتبۃ العربیۃ
0321-3788955-6

دور سے دشمن نظر آتا ہے تو وہ پیچھے سے ان پر فائر کرتے ہیں اس کو پشتو زبان میں "شنگرے" کہتے ہیں اس کا اوپر والا حصہ پگڑی نما ہوتا ہے۔

شیخ عبدالحق نے اس عمارت کا تعارف اشعۃ اللمعات میں اس طرح کیا ہے "قصر بلند و برحصن کہ بسنگ پابنا کردہ باشند" یعنی بلند قصر اور برو قلعہ جو پتھروں سے بنایا گیا ہو، مدینہ منورہ کے اطراف میں یہود نے اس قسم کے مکانات بنائے تھے آنحضرت کسی دن انہیں قلعوں میں سے کسی ایک کی چھت پر گئے اور پورے مدینہ کو دیکھا۔ "خلال" یعنی گھروں کے درمیان ایسے فتنے پڑتے دیکھ رہا ہوں جس طرح موسلا دھار بارش ہوتی ہے یعنی کثرت سے فتنے آئیں گے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ مستقبل کے سارے فتنے دکھا دیئے۔ [۱]

چند لونڈوں کے ذریعہ یہ امت ہلاک ہوگی

﴿۱۰﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔ (رواہ البخاری) [۲]

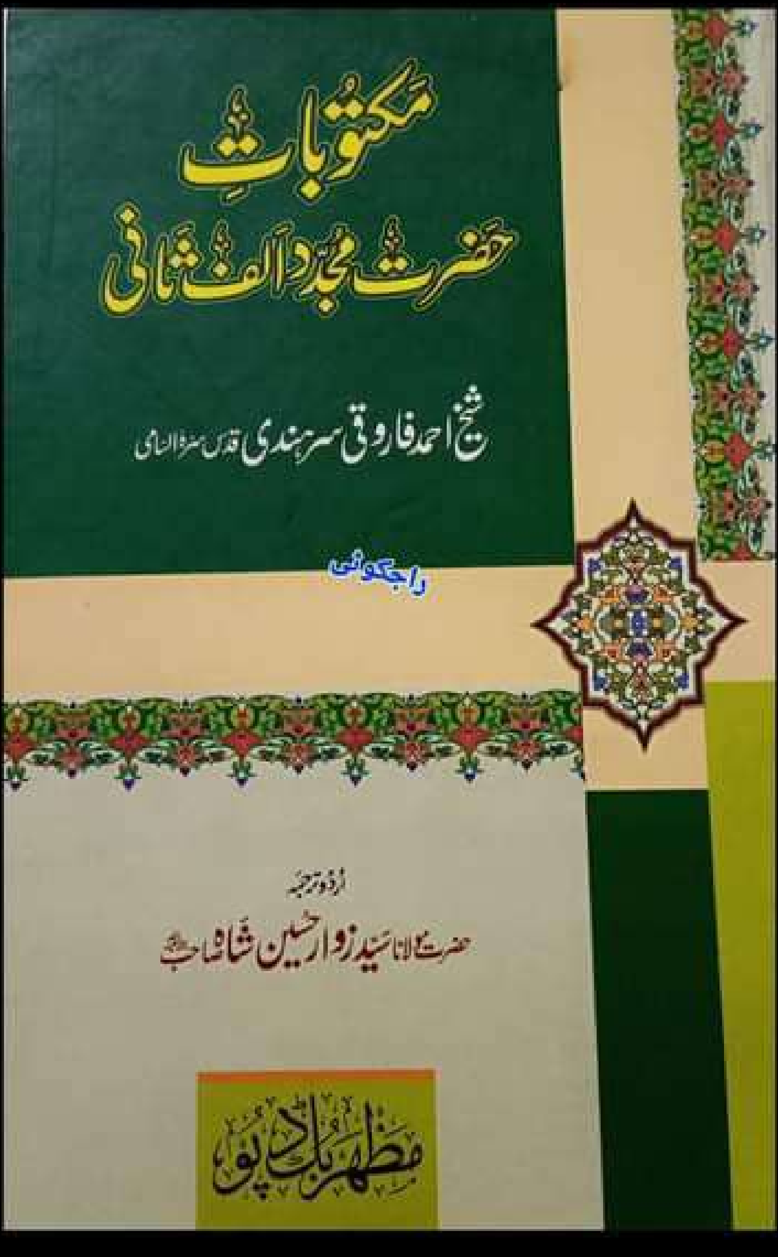
ترجمہ: اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ (بخاری)

توضیح: "هلكة" یعنی امت کی ہلاکت۔ [۳] "غلمة" یہ غلام کی جمع ہے نوعمر لونڈوں کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہی واقعات ہیں جو دور صحابہ میں رونما ہوئے ابتداء اس سے مراد صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ انہیں نا عاقبت اندیش لونڈوں کے ہاتھوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن و حسین شہید ہوئے تھے حالانکہ وہ جو اس امت کے اپنے زمانہ میں سب سے افضل لوگ تھے۔ یزید، عبید اللہ بن زیاد، سلیمان بن عبد الملک، حجاج بن یوسف، ولید فاسق اور اس قسم کے دوسرے ناتجربہ کار نوعمر لونڈوں نے اس امت کے سب سے اچھے لوگوں کو مار ڈالا۔ [۵]

﴿۱۱﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔ (متفق علیہ) [۶]

ترجمہ: اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے پھوٹ پڑیں گے، بخل ڈالا جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا، صحابہ نے عرض کیا کہ "ہرج" کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا قتل۔ (بخاری و مسلم)

۱ المرقات ۹/۲۲۰ اشعۃ اللمعات ۲ المرقات ۹/۲۲۱ ۳ اخرجہ البخاری ۹/۶۰
۴ المرقات ۹/۲۲۱ ۵ المرقات ۹/۲۲۱ ۶ اخرجہ البخاری ۹/۶۰ ومسلم ۴/۵۷



...سے الگ ہوتے ہیں اور خلوت وجلوت میں آپ کا غمخوار کون ہے ؎

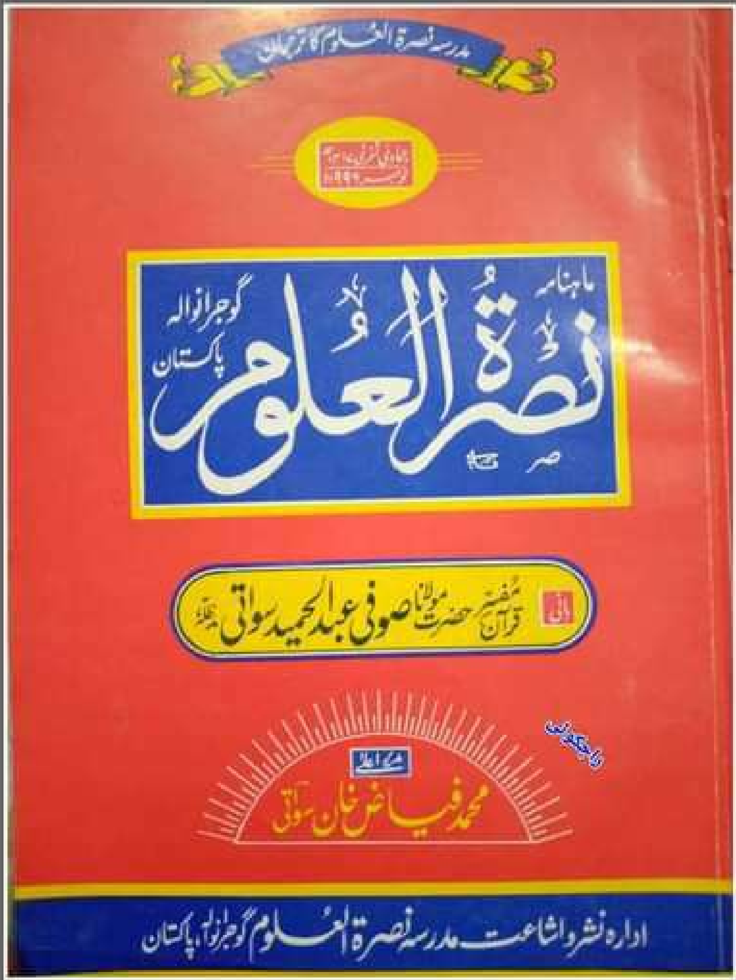
خوابم بشد از دیدہ دریں فکر جگر سوز — کآغوش کہ شد منزل و آسائش خوابت

(ترجمہ) تمام شب مجھے اس فکر میں نہ نیند آئی — کہ کس کی گود میں تونے گذاری رات انہی

یقین جانئے کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے بھی زیادہ ہے، اور تمام بدعتی فرقوں میں سب سے بُرا وہ فرقہ ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرمایا ہے (یعنی) لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح آیت ۲۹) (تاکہ کفار ان (اصحاب رسول کریم) کے سبب سے غصہ میں ڈالے) —— قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحاب کرام ہی نے کی ہے جب ان پر طعن کیا جائے گا تو قرآن وشریعت پر طعن لازم آئے گا۔ قرآن مجید کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہوں گے تو قرآن مجید بھی مطعون ہوگا، أَعَاذَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ عَنْ مُعْتَقَدِ الزَّنَادِقَةِ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان زندیقوں کے اعتقاد سے بچائے) —— جو اختلافات اور جھگڑے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے درمیان واقع ہوئے تھے وہ نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں (اس لئے کہ حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت (و برکت) میں رہ کر اُن کے نفسوں کا تزکیہ ہوگیا تھا اور اُن کا نفس امارہ پن سے آزاد ہوچکا تھا، میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں حضرت امیر (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) حق پر تھے اور ان کے مخالف (حضرت امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) خطا پر تھے، لیکن یہ خطا خطائے اجتہادی ہے جو ان کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی بلکہ اس قسم کی خطا میں ملامت کی بھی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ثواب کا ایک درجہ حاصل ہے —— اور یزید بدنصیب اصحاب کرامؓ میں سے نہیں ہے اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے جو کام اس بدبخت نے کیا (یعنی واقعہ کربلا) کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا۔ اہل سنت وجماعت کے بعض علماء نے جو اس پر لعنت کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس سے راضی ہیں، بلکہ اس کے اپنے گناہ سے رجوع وپشیمانی اور توبہ کے احتمال کی رعایت کرتے ہوئے کیا ہے۔

آپ کی مجلس شریف میں قطب زمان بندگی مخدوم جہانیاں (قدس سرہ العزیز) کی معتبر کتابیں بھی

حضرت میر سید جلال الدین بخاریؒ جو حضرت شیخ جلال الدین سرخ بخاری اُوچی کے پوتے ہیں اور سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ کے برادر حقیقی سید صدرالدین کے صاحبزادے ہیں، آپ پیدائشی ولی تھے، بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی سے ظاہر تھے، آپ سات سال کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار آپ کو شیخ جمال الدین خنداںؒ کی خدمت میں لے گئے (باقی بر صفحہ آئندہ)



مفتی عبدالشکور

یزید کے متعلق اکابر علماء دیوبند کا نظریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ اکابر اہلسنت اور اسلاف دیوبند کا یزید کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟ وہ خلیفہ راشد تھا یا نہیں؟ اور اس کو فاسق و پلید کہنا کیسا ہے؟ نیز واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ میں یزید ملوث تھا یا نہیں؟ واضح فرما کر ممنون فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔ سائل عبدالقیوم طاہر عرفات ٹاؤن گوجرانوالہ

الجواب ومنہ الصدق والصواب

(۱) آج تک کسی نے یزید کے دور حکومت کو خلافت راشدہ میں شمار نہیں کیا اور نہ ہی اس کو خلیفہ راشد کہا ہے۔

(۲) تاریخی حقائق کی روشنی میں یزید کا فسق تواتر تک پہنچا ہوا ہے، اسی بنا پر علماء محدثین نے اس کے فسق کا اظہار کیا ہے۔ مشہور حنفی عالم علامہ ابو بکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ نے احکام القرآن میں یزید کے فسق کا اظہار کیا ہے ملاحظہ ہو احکام القرآن ص ۷۹ مذہب حنفی کے بلند پایہ محدث حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فسق یزید کا اظہار کیا ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر ص ۸۸۔ اکابر علماء دیوبند میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کو ظالم اور پلید لکھا ہے ملاحظہ ہو فیوض قاسمی ص ۳۲ اجوبہ اربعین ص ۳ ج ۲۔

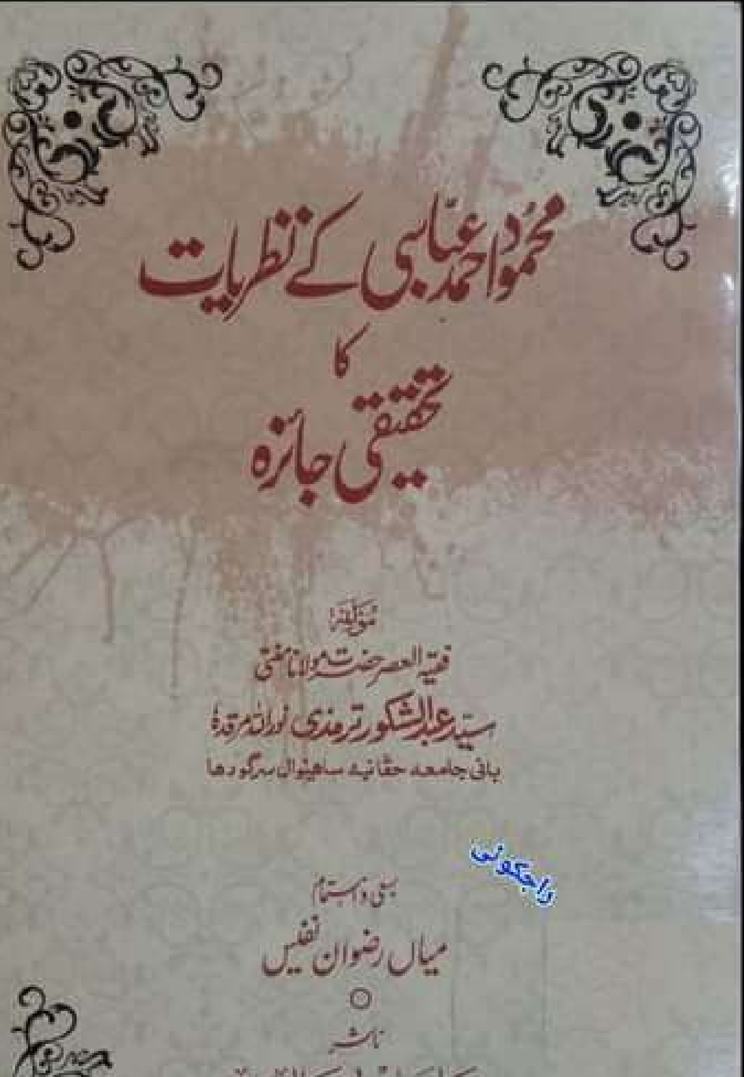
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کو فاسق لکھا ہے ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰ ج ۱۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کو فاسق لکھا ہے ملاحظہ ہو امداد الفتاویٰ ص ۳۱۹ ج ۴۔

(۳) واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ یزید کے دور حکومت میں ہی ہوئے اس لئے اس کو ان واقعات سے بالکل علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی ذمہ داری اسی پر آتی ہے کیونکہ ان واقعات

میں ملوث کسی کو اس نے سزا نہیں دی۔ واللہ اعلم بالصواب
احقر عبدالشکور عفا اللہ عنہ
دار الافتاء مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
۱۷/۲/۱۴۰۸ھ

الجواب صواب
ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
۷ صفر ۱۴۰۸ھ یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء
مہر دار الافتاء مدرسہ نصرت العلوم۔



كان فاسقًا لا يجوز لما ينشأ عنه من الهرج والدماء فاقصروا عن ذلك ولم يتابعوا الحسين ولا انكروا عليه ولا اثموه لانه مجتهد وهو اسوة المجتهدين"۔ (مقدمہ ص ۱۸۱)

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام جو حجاز میں تھے یا یزید کے پاس شام وعراق میں تھے اور اسی طرح ان کے تابعین یزید پر خروج کو نامناسب جانتے تھے اگرچہ وہ فاسق ہی تھا کیونکہ اس میں فتنہ وفساد و خونریزی کا خطرہ تھا۔ اسی لیے وہ اس سے بچے رہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیا مگر یہ بھی نہیں کہ ان کو برا بتاتے یا ان کو گنہگار ٹھہراتے کیونکہ آخر آپ بھی تو مجتہد تھے اور مجتہدین کی یہی صفت ہے کہ ان کے اختلاف کو باعث گناہ نہیں سمجھا جاتا۔

غرضیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یزید کا ساتھ دینے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ یزید متقی اور پارسا تھا بلکہ اس کو فاسق سمجھتے ہوئے فتنہ نزاع وجدال اور آپس کے خون خرابہ سے بچتے اور اس کو خیر خیز نہ سمجھتے ہوئے اس اقدام میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عملاً ساتھ نہیں دیا تھا۔

اب عباسی صاحب کا اس کو یزید کے حسن کردار کی دلیل بنانا "تاریخی ریسرچ" نہیں بلکہ تاریخ کی تکذیب ہے، اس لیے کہ اوپر تاریخ سے ثابت ہو چکا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یزید کے خلاف اقدام نہیں کر رہے تھے وہ بھی اس کو فاسق سمجھتے تھے اور یزید کے فسق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو رائیں نہیں تھیں۔

دونوں گروہ مجتہد تھے:

حاصل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دونوں گروہ مجتہد تھے اپنے اپنے اجتہاد پر دونوں نے عمل کیا اس لیے نہ تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر کوئی شرعی اعتراض ہوسکتا ہے نہ ہی ان دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی طرح کا الزام عائد ہوتا ہے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف به

فتاویٰ فریدیه

(جلد اول)

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

راجکولی

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام اشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

یزید جمہور علماء کے نزدیک کافر نہیں ہے

سوال: ہمارے ہاں ایک نئے فتنے نے سر اٹھایا ہے۔ کہ ایک شخص نے کتاب لکھی ہے۔ کہ یزید رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور سارے علماء دیوبند کے غلط طریقے سے دستخط دکھائے۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیا ہے۔ اب یہ اس بدعت پر شیخ پر علماء دیوبند کو بدنام کرتے ہیں۔ کہ دیکھو دیوبندیوں کے دستخط موجود ہیں۔ اب بندہ نے علماء دیوبند کا نظریہ پیش کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ کہ کتاب لکھوں اور علماء دیوبند کے آراء کو جمع کروں اور پھر سارے ملک میں مفت تقسیم کروں۔ برائے مہربانی آپ صاحبان اس مسئلے میں اپنے رائے سے آگاہ کریں اور عنداللہ ثواب دارین حاصل کریں۔ میرا مقصود کوئی فتنہ نہیں بلکہ اصلاح مقصود ہے۔ شکریہ

المستفتی محمد حسین خطیب جامع مسجد کبیر والا ملتان ---- ۱۹۷۰ء

الجواب: یزید جمہور علماء کے نزدیک کافر نہیں ہے۔ لیکن بے شک اس کی نااہلی اور ظلم بھی ناقابل انکار ہیں۔ تمام کتب فقہ اور کتب کلام میں یہ حکم مسطور ہے۔ (۱) وھو الموفق

بائیں ہاتھ پر مہندی سے محمد فاروق نام لکھ کر استنجا کرنے سے لزوم بے حرمتی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک طالب علم نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر مہندی سے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) فهذا مما لم يثبت اصلا فلا يجوز ان يقال انه قتله او امر به فضلا عن لعنه ولانه لا يجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق الخ (شرح فقه الاكبر لملا علي قاري ص [illegible] مسألة الكبيرة لا تخرج المؤمن عن الايمان)

(۲) (ترمذي ص ۵۵ ج ۲ باب ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس ابواب الزهد)

(۱) قال الملا علي قاري وبعضهم اطلق اللعن عليه اي على يزيد لما انه كفر حين امر بقتل الحسين رضي الله عنه انتهى ولا يخفى ما في نقله حيث انهم في قتله ثم تعليله يحتاج الى اثبات ... امره بقتل الحسين رضي الله عنه اولا ثم ترتب كفره عليه ثانيا وكلاهما ممنوع فقد قال حجة الاسلام في الاحياء فان قيل هل يجوز لعن يزيد لكونه قاتل الحسين رضي الله عنه او امره به قلنا هذا مما لم يثبت اصلا فلا يجوز ان يقال انه قتله او امر به فضلا عن لعنه ولانه لا يجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق ... ولان الامر بقتل الحسين رضي الله عنه لا يوجب التكفير فان قتل غير الانبياء عليهم السلام كبيرة عند اهل السنة والجماعة الا ان يكون مستحلا وهو غير مختص بالحسين ونحوه ... واما ما تفوه به بعض الجهلة من ان الحسين كان باغيا فباطل عند اهل السنة والجماعة ولعل هذا من هذيانات الخوارج عن الجادة (شرح فقه الاكبر ص [illegible] مسألة الكبيرة لا تخرج المؤمن عن الايمان)

فتاویٰ مفتی محمود

جلد اول

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

متصل مسجد [illegible] روڈ لاہور۔ فون: [illegible]

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے [1] اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تسلیم خلافت کے بعد بالاتفاق برحق امیر المومنین تھے [2]۔ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا اس شخص کے پیچھے نماز درست ہے۔

(۴) یزید فاسق تھا۔ اور صحیح ہے کہ اس پر لعنت کرنی جائز نہیں ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کرنا درست نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ لا یذکر الصحابۃ الا بخیر [3]۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے جو ان باتوں کی تشہیر کرتا ہو نماز پڑھنی کراہت سے خالی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

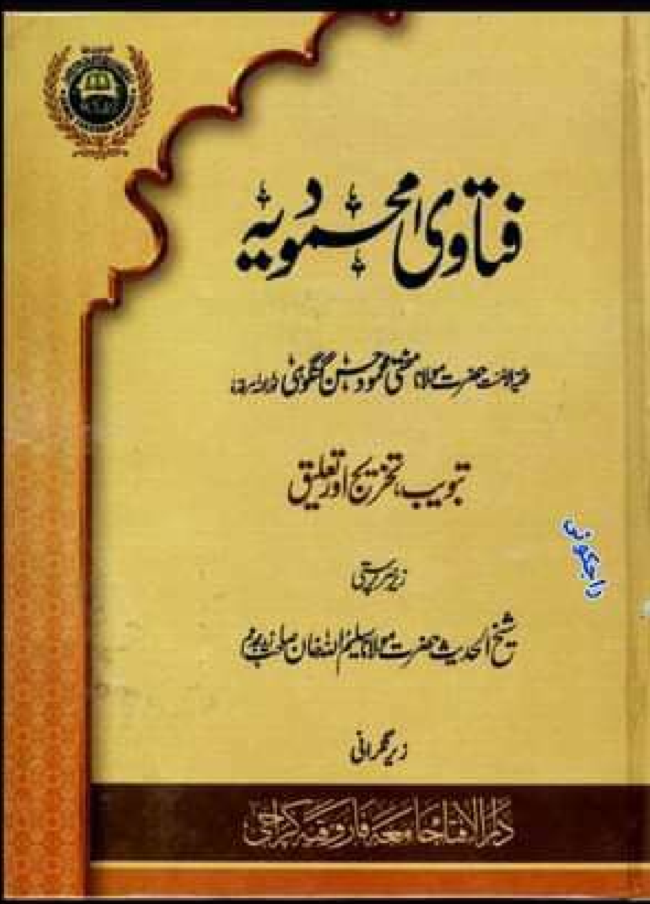
حررہ عبد اللطیف غفرلہ، معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان [illegible]

---

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے: فی شرح الفقہ الأکبر: ومما یدل علی صحۃ اجتہادہ وخطأ معاویۃ رضی اللہ عنہ —— ص ۱۹۳، دار البشائر الإسلامیۃ.
هکذا فی شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص ۳۹٦۔

۲) فی رد المحتار: حقیقۃ اللعن المشهورۃ هی الطرد عن الرحمۃ وهی لاتکون الا لکافر ولذا لم تجز علی معین لم یعلم موتہ علی الکفر بدلیل وان کان فاسقاً مشهوراً کیزید علی المعتمد، کتاب الطلاق مطلب فی حکم لعن العصاۃ، ج ۵ ص ۴۳، رشیدیہ کوئٹہ۔
کما فی شرح فقہ اکبر، ولا نذکر الصحابۃ —— الا بخیر ص ۲۰۹، طبع دار البشائر الإسلامیۃ۔

۳) کان یزید امیرۃ ذلک الجیش بالاتفاق، الکوکب الدری ابواب فضائل الجہاد، حدیث فتح الخبر، ج ۱ ص ۳۲۹، ساعیہ نمبر ۱۳ ایچ ایم سعید کمپنی۔



ائمہ اربعہ: امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ، پھر امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر رحمہم اللہ وغیرہم کے ہاتھ پر کس نے خلافت کی بیعت کی، کب اجماع ہوا؟ مگر ان حضرات پر لفظ امام کا اطلاق ہوتا ہے، اسی طرح امام بخاری، امام مسلم رحمہما اللہ وغیرہما اور امام نافع، عاصم وغیرہ ہما سب پر امام کا اطلاق ہوتا ہے۔

۴...... یزید نے خلافت کا دعویٰ کیا، بلکہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں یزید کو اپنا ولی عہد بنا دیا تھا(۱) مگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نہ وہ مستحق تھا خلافت کا اور نہ اس کی خلافت مستقر ہوئی (استقرار خلافت کے طرق ازالۃ الخفاء کے ص: ۵ پر درج ہیں)(۲) اس بنا پر مخلوق کو ظالم کے پنجے سے بچانے کے لئے انہوں نے سعی فرمائی کہ اعانت مظلوم حتی الوسع واجب ہے(۳) پھر بعد میں یزید کو تسلط تام حاصل ہو گیا تھا اور خلافت مستقر ہو گئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کی بیعت جن روایات میں مذکور ہے وہ مابعد پر محمول ہے۔

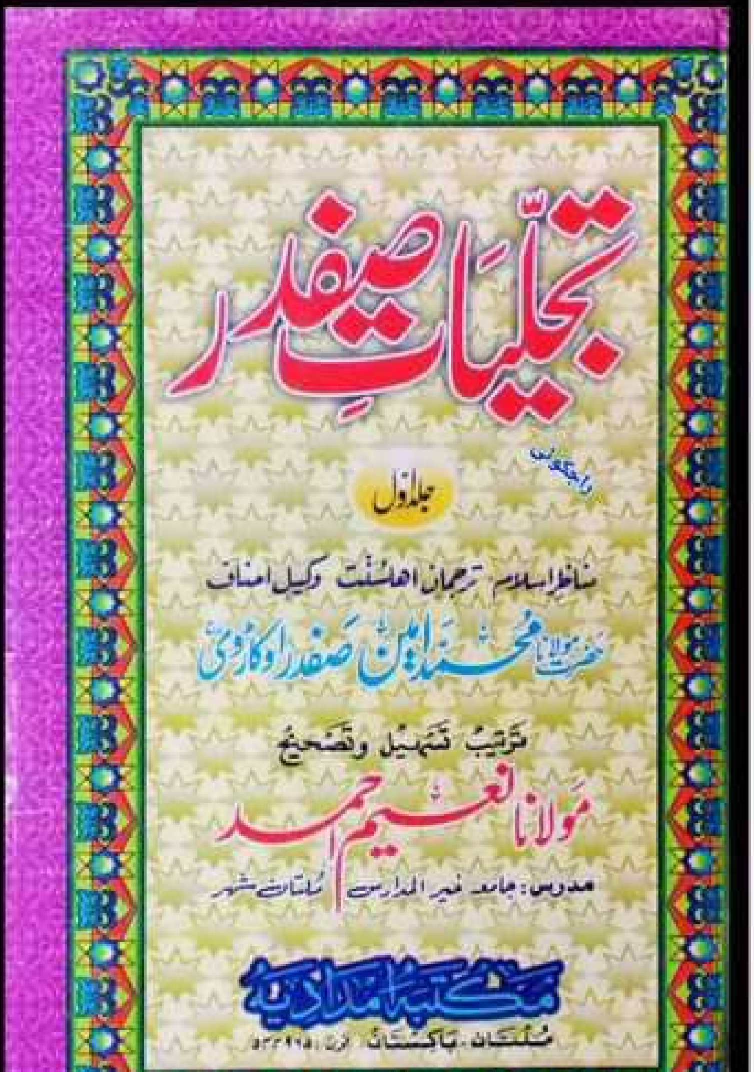
---

(۱) "وفیها (سنة ست و خمسین) ودعا معاویة الناس إلی بیعة ابنه یزید من بعده، و جعله ولی العهد". (تاریخ الطبری، سنة ست و خمسین: ۲۲۳/۳، مؤسسة الأعلمی بیروت)

"و لم یکن لیزید همة حین ولی إلا بیعة النفر الذین أبوا علی معاویة الإجابة إلی بیعة یزید حین دعا الناس إلی بیعته ...... فکتب إلی الولید (بسم الله الرحمن الرحیم، من یزید أمیر المؤمنین إلی الولید بن عتبة الخ". (تاریخ الطبری، خلافة معاویة: ۲۵۰/۳)

(۲) "انعقاد خلافت بچہار طریق واقع شود: طریق اول: بیعت اہل حل وعقد است از علماء وقضاة وامراء ووجوہ ناس کہ حضور ایشاں تیسیر شود ...... طریق دوم: استخلاف خلیفہ ست متجمع شروط را یعنی خلیفہ عادل بمقتضائے نصح مسلمین شخصی را از میان متجمعین شروط خلافت اختیار کند، وجمع کند مردمان را، ونص کند باستخلاف وے، ووصیت نماید باتباع وے ...... طریق سوم: شوریٰ ست، وآن است کہ خلیفہ شائع گرداند خلافت را درمیان جمعی از متجمعین شروط، گوید از میان این جماعہ ہر کرا اختیار کنند خلیفہ او باشد ...... طریق چہارم: استیلاء است، چوں خلیفہ بمیرد، وشخصی متصدی خلافت گردد بغیر بیعت واستخلاف، وہمہ را بر خود جمع سازد باستیلاف قلوب یا بقہر ونصب قتال خلیفہ شود الخ". (ازالۃ الخفاء، مسند طرق انعقاد خلافت: ۵/۱، سہیل اکیڈمی)

(۳) "فلم خرجوا غضباً للدین من أجل جور الولاة و ترک عملهم بالسنة النبویة، فهؤلاء أهل الحق، و منهم الحسین بن علی و أهل المدینة فی الحرة". (فتح الباری: ۲۳۰/۱۲، بحوالہ یزید کی شخصیت، مصنفہ مولانا عبدالرشید نعمانی، ص: ۱۵۳، ۱۵۴، مجلس نشریات اسلام)



کرنے سے منع فرما رکھا تھا' اس لئے آپ ؓ کی شہادت کا سانحہ ہائلہ پیش آگیا۔ رضی اللّٰہ عنه وارضاہ۔ انا للّٰہ وانا الیه راجعون۔ خلیفہ مظلوم کی شہادت کے بعد مہاجرین اور انصار نے سیدنا علی ؓ کو مجبور فرمایا کہ آپ خلافت قبول فرمائیں۔ چنانچہ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اجتمع علی بیعته المهاجرون والانصار (استیعاب)۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ؓ حضرت علی ؓ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت حسین ؓ نہایت درجہ باعظمت اور باوقار تھے اور ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کی فرمانبرداری کرتے رہے۔ (البدایہ ج ۸ 'ص ۱۵۰)

شہادت :

جب یزید بادشاہ بن بیٹھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اختلاف ہوا۔ مورخ ابن خلدون لکھتے ہیں: لما حدث فی یزید ما حدث من الفسق اختلفت الصحابه ؓ حینئذ فی شانه ۔ یعنی "جب یزید میں فسق و فجور ظاہر ہوا اس وقت صحابہ ؓ میں اس کے بارے میں اختلاف رائے ہوا۔" یاد رہے اختلاف اس میں نہیں ہوا کہ یزید فاسق ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس کا فسق اب محتاج بحث مسئلہ نہ تھا۔ اختلاف اس میں تھا کہ اس فاسق کے بارہ میں کیا طریق کار اختیار کیا جائے؟ پس صحابہ ؓ کی ایک جماعت یزید کے خلاف خروج کرنے اور اس کے فسق و فجور کی وجہ سے بیعت توڑنے کی قائل تھی' جن کے سربراہ حضرت حسین ؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ تھے۔ اور صحابہ کی دوسری جماعت خروج کی منکر تھی۔ اس لئے نہیں کہ ان کو یزید کے فاسق ہونے میں شک تھا' بلکہ اس لئے خروج سے منکر تھی کہ اس سے فتنہ اٹھے گا اور قتل و قتال ہوگا۔ پھر حالات بھی ایسے نہیں کہ یہ دعوت پوری ہو۔ صحابہ کرام ؓ کی اس جماعت نے



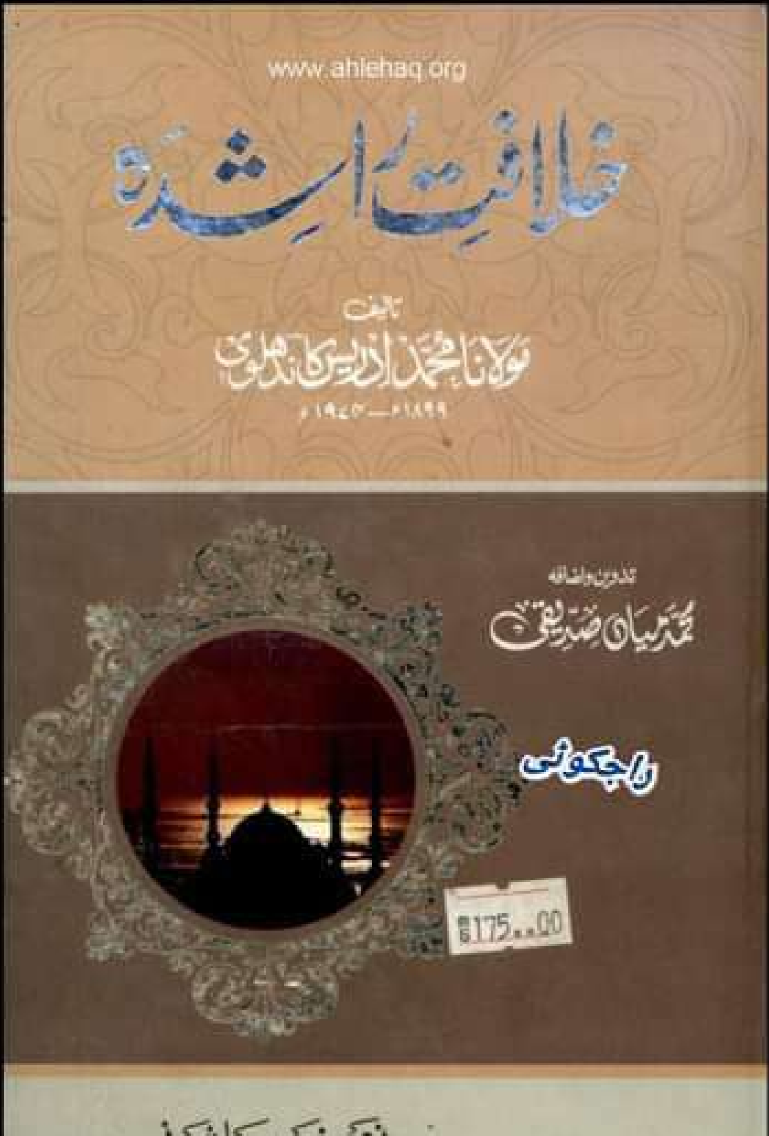
مسلک ہے اور یہی سلامتی کی راہ ہے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ ''معارف السنن'' میں لکھتے ہیں:

"ویزید لا ریب فی کونہ فاسقاً ولعلماء السلف فی یزید وقتلہ الامام الحسین خلاف فی اللعن والتوقف. قال ابن الصلاح: فی یزید ثلاث فرق: فرقۃ تحبہ، وفرقۃ تسبہ، وفرقۃ متوسطۃ لا تتولاہ ولا تلعنہ. قال: وھذہ الفرقۃ ھی المصیبۃ.... الخ۔" (ج:۲ ص:۸)

ترجمہ:— ''یزید کے فاسق ہونے میں تو کوئی شک نہیں، اور علمائے سلف کا اس میں اختلاف ہے کہ یزید پر اور امام حسینؓ کے قاتلین پر لعنت کی جائے یا توقف کیا جائے۔ ابن صلاح کہتے ہیں کہ: یزید کے بارے میں تین فرقے ہیں: ایک فرقہ اس سے محبت رکھتا ہے، ایک فرقہ اس سے بغض رکھتا ہے اور اسے گالیاں دیتا ہے، اور ایک فرقہ میانہ رو ہے، وہ نہ اسے اچھا جانتا ہے اور نہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ ابن صلاح کہتے ہیں کہ: یہی فرقہ جادۂ صواب پر ہے۔''

حضرت بنوری قدس سرہٗ کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ یزید کے فسق پر تو اہل سنت کا قریب قریب اجماع ہے، البتہ اس میں اختلاف رہا ہے کہ یزید پر لعنت کی جائے یا اس کے معاملے میں توقف کیا جائے؟ مکتوب دوم میں اس فریق کی نمائندگی کی گئی ہے جو یزید کے ایمان میں بھی شک رکھتا ہے اور بالتردد اس پر لعنت کے جواز کا قائل ہے۔ اگرچہ یہ قول بھی سلف کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے، لیکن جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں، جمہور اکابر اہل سنت اور اکابر دیوبند اس کو گناہ گار مسلمان سمجھتے ہوئے اس پر لعنت کے بارے میں توقف ہی کے قائل ہیں۔

مدح یزید کو اہل سنت کا شعار قرار دینا، جیسا کہ ہمارے علوی صاحب کی تحریر سے مترشح ہے، ایک نیا انکشاف ہے، جو کم از کم ہماری عقل و فہم سے بالاتر چیز ہے۔



بھی تکلیف پہنچتی ہے)۔

اور اگر بالفرض صاحب صفت ہی پر لعنت مراد ہو تو اگر اس صفت سے لعنت کا جواز معلوم ہوگا تو صفت ایمان کی وجہ سے لعنت کی ممانعت معلوم ہوگی۔ کیونکہ اہل ایمان کے لئے دعائے مغفرت واجب ہے، اور جب مباح اور حرام جمع ہو جائیں تو غلبہ حرام کو ہوتا ہے۔

اقوالِ اہلِ بیت

کتب امامیہ سے یہ بات بطریق تواتر ثابت ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل شام کو لعنت سے منع فرمایا اور یہ فرمایا:

"هم اخواننا قد بغوا علينا"

(یہ ہمارے بھائی ہیں (یعنی کافر نہیں) ہم سے بغاوت کی ہے)۔ [۱]

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید سے مقابلہ

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خروج خلافت راشدہ کے دعوے کی بناء پر نہ تھا اس لئے کہ خلافت راشدہ کی مدت تیس سال گزر چکی تھی بلکہ مسلمانوں کو ظالموں کی حکومت سے بچانا تھا کہ مسلمانوں پر ظالم اور فاسق و فاجر کی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ یزید کی حکومت بھی پوری طرح قائم نہ ہوئی تھی۔ اہل مکہ اور اہل مدینہ اور اہل کوفہ نے ابھی یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی تھی، اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ بن عمر

[۱] [illegible]

خلافت راشدہ　　　　یا اللہ مدد　　　　حق چار یارؓ

مسئلہ خلافت و امامت پر ایک لاجواب کتاب

مطرقۃ الکرامۃ

علیٰ مرآۃ الامامۃ

تصنیف لطیف

شیخ المشائخ رئیس المحدثین سراج المناظرین زبدۃ الفضلاء

حضرت مولانا ابو ابراہیم خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم المدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۶ھ

مصنف بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد (عربی)

ناشر

سنی دار الاشاعۃ لاہور

و

مکتبہ عثمانیہ مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم برنولی ضلع میانوالی

صلح کی اور صلح نامہ لکھا تو یہ شرط کی کہ ان یعمل بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ الخلفاء الراشدین۔ اور دیگر ائمہ نے خلفاء بنی امیہ و بنی العباس کیساتھ بھی یہی معاملہ رکھا اس سے عاقل متدین کو اس میں تردد نہیں ہو سکتا کہ یہ بزرگوار خلعت خلافت کے ساتھ ممتاز نہیں ہوئے۔

پانچویں دلیل، ائمہ شیعہ نے اپنے آپ کو کبھی امام نہیں سمجھا اور نہ خلفاء سے لڑے

پانچویں دلیل یہ ہے کہ جناب امیر اور جناب امام حسن رضی اللہ عنہما کے حالات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات نے بیعت اہل حل وعقد سے پیشتر کسی خلیفہ کے ساتھ قتل و قتال تو در کنار مخالفت اور چون و چرا بھی نہیں فرمائی اور بعد بیعت اہل حل وعقد مخالفت پر آمادہ کارزار ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک بھی خلافت منصوص نہ تھی اور انعقاد خلافت کا مدار بیعت اہل حل وعقد پر تھا ورنہ قبل البیعۃ اور بعد البیعۃ میں فرق نہ فرماتے یا دونوں مواقع میں قتال فرماتے اور اگر تقیہ واجب ہوتا تو دونوں جگہ تقیہ کر کے دبک جاتے باقی رہا جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کے ساتھ قبل البیعت قتل و قتال کرنا قابل استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جناب امام یزید کو بوجہ اس کے فسق یا کفر کے علیٰ اختلاف القولین لائق خلافت ہی نہیں سمجھتے تھے اور بوجہ دھوکے بازی شیعیان کوفہ کے اپنی قوت و شوکت کو اس قدر سمجھتے تھے کہ مقاومت شوکت یزید کر سکیں گے مگر جھوٹے مدعیان تشیع و ولا کی بے وفائی اور نفاق نے اہلبیت رسالت کو بذلت و خواری میدان کربلا میں ہلاک کیا جس پر آج تک خود ہی نوحہ خواں اور گریہ کناں ہیں چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

وکنت کذباح العصافیر دائبا　　　　وعیناہ من وجد علیھن تھمل

اور اسی وجہ سے دیگر ائمہ نے چونکہ ان کی بیعت خلافت واقع نہیں ہوئی اپنے آپ کو کبھی امام نہیں سمجھا اور کسی خلیفہ وقت کے ساتھ ہنگامہ کارزار گرم نہیں کیا بلکہ اپنے اقارب میں سے جس کو اس کا داعیہ پیدا ہوا اس کو منع فرمایا اور امام مہدی بھی بعد بیعت خلافت

مکتوباتِ شیخ الاسلام

حصہ اول

یعنی

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحاج السید حسین احمد مدنی دامت برکاتہم شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کے ان خطوط کا مجموعہ جو حضرت نے ہندوستان کے عزیزوں اور ارادتمندوں کو لکھے ہیں جن میں علمی فقہی ملکی سیاسی خیالات و افکار شامل ہیں

(مرتبہ)

نجم الدین اصلاحی

باہتمام مولوی ... صاحب ...

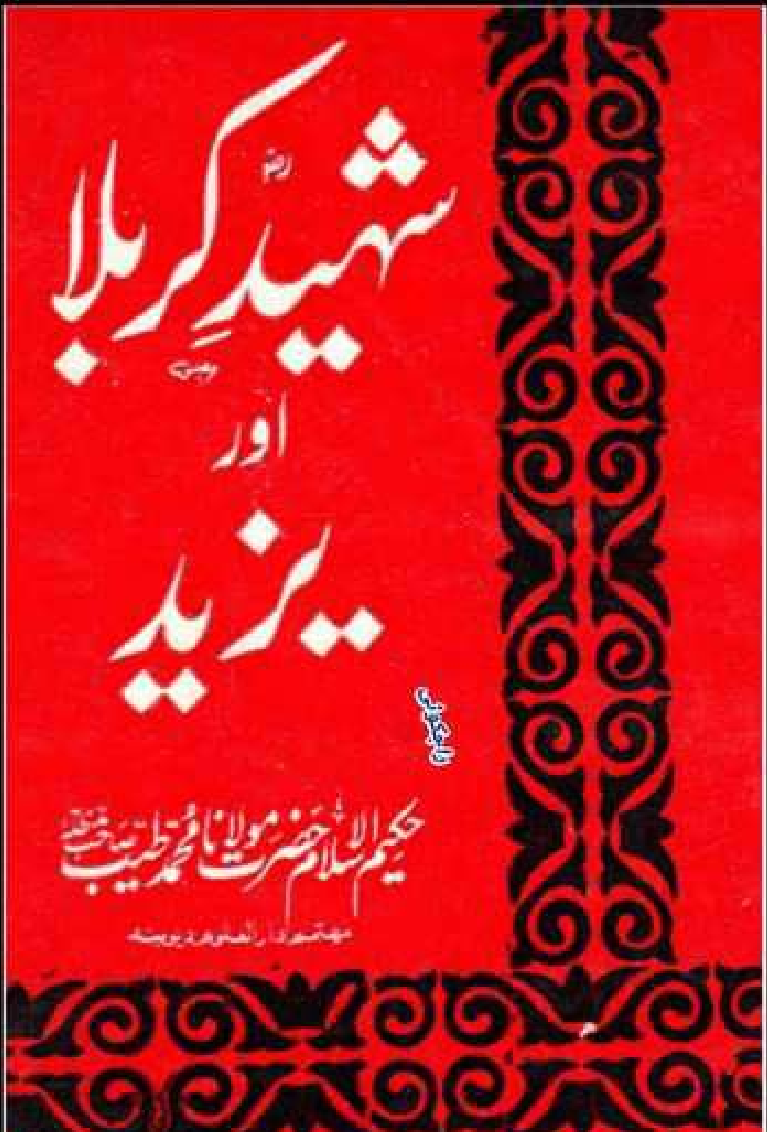
در مطبع معارف اعظم گڑھ طبع گردید

۱۹۵۲ء

(الف) اس کے متعلق کیا ایسی مستند تاریخی روایات موجود ہیں جن کو ان روایات صحیحہ اور نصوص قرآنیہ کے مقابل لایا جا سکے جو کہ علو شان صحابہ کرام پر دلالت کرتی ہیں، یقیناً ایسی روایات نہیں ہیں، اس لیے کیوں نہ کہا جائے کہ خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ خود یزید اور اس کے اعوان نے اس کے لیے کوشش کی، (یہ لوگ متقی نہ تھے اور ملوکیت پسند تھے) عام مسلمان اور بالخصوص اہل حجاز اس کے خلاف تھے۔

(ب) اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش یا سعی اس کے لیے ہوئی تھی تو جب کہ حسب شرط صلح حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ان کی وفات ہو چکی تھی، تو پھر اب ان عہود و مواثیق کی رعایت باقی ہی نہیں رہی تھی، جو کہ بحیثیت صلح ضروری تھیں، اب اپنے اجتہاد اور رائے پر عمل کرنا رہ گیا تھا، ان کی رائے میں مستحق خلافت وہ شخص قریشی ہو سکتا ہے جس میں مادی قوت اور حسن تدبیر ہو اور یہ امر اولاد بنی امیہ میں عموماً اور یزید میں خصوصاً موجود ہے، یزید کو متعدد معارک جہاد میں بھیجے اور جزائر بحر ابیض اور بلاد ایشیائے کوچک کے فتح کرنے حتیٰ کہ خود قسطنطنیہ پر بڑی بڑی افواج سے حملہ کرنے وغیرہ میں آزمایا جا چکا تھا، تاریخ شاہد ہے کہ معارک عظیمہ میں یزید نے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے، اس کے فسق و فجور کا علانیہ ظہور ان کے سامنے نہ ہوا تھا، اور خفیہ جو اعمال[1] وہ کرتا تھا اس کی ان کو اطلاع نہ تھی، ایک وہ شخص جو کہ فقیہ فی الاسلام ہے حسب دعوت ... ادنیٰ اور مصداق ہے، وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا کا مصداق اور وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ کا مظہر، كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور اصحابی کالنجوم الحدیث، اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم من بعدی غرضا وغیرہ

[1] ... کے متعلق ... ہو ... زنا۔



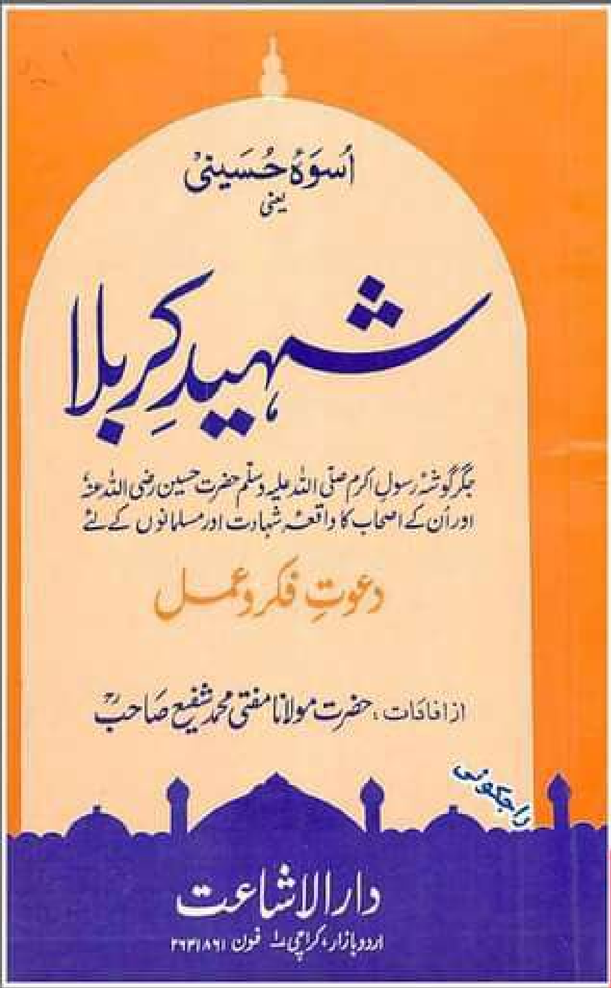
تفوّھہ بعد قتل الحسین ؓ اصحابہ انّی جازیتھم بما فعلوا باشیاخ وصنادیدھم فی بدر وامثال ذٰلک ولعلّ وجہ ما قال الامام احمد بتکفیرہ لما ثبت عندہ نقلہ تقریرہ (شرح فقہ اکبر ص۷۳)

کرتی ہیں کہ اس نے شراب کو حلال سمجھا، اور قتل حسین اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے بعد اس نے منہ سے نکالا کہ میں نے (حسین وغیرہ سے) بدلہ لیا ہے جو انہوں نے میرے بزرگوں اور رئیسوں کے ساتھ بدر میں کیا تھا یا ایسی ہی اور باتیں۔ شاید یہی وجہ ہے امام احمد کی اسے کافر کہنے کی کہ ان کے نزدیک یزید کی اس تقریر کی نقل ثابت ہوگی۔

اس سے واضح ہے کہ اختلاف اگر ہے تو یزید کی تکفیر میں ہے تفسیق میں نہیں۔ اور امام احمد بن حنبل جبکہ یزید کے کفر تک کے بھی قائل ہوگئے تو فسق کے تو بطریق اولیٰ قائل تسلیم کئے جائیں گے۔ اس لئے یزید کے فسق پر اتفاق علماء کے ساتھ ایک امام مجتہد کی مہر بھی لگ جاتی ہے۔

یزید کا یہی وہ ذاتی اجماعی اور مسلمہ کل فسق ہے جس سے اس کے مستحق لعنت ہونے کا مسئلہ ائمہ کے زیر بحث آیا اور علماء نے اس پر فقہی حیثیت سے کافی مبسوط اور مفصل کلام کیا۔ ہمیں یزید پر لعنت کرنے نہ کرنے سے بحیثیت مسئلہ کوئی تعرض کرنا نہیں تاہم یہ ضرور ہے کہ مستحق لعنت اسی قسم کا فاسق ہی ہوسکتا ہے۔ اسلئے یہ استحقاق لعنت کا مسئلہ درحقیقت یزید کے فسق کی ایک مستقل دلیل ہے۔ پس یزید کے جوانکے دلائل جو آگے آرہے ہیں وہ لعنت کی ترغیب دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کے فسق کے اثبات کے سلسلہ میں ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن حجر مکی ہیثمی جو متاخرین شوافع اور شوافع کے مرجع خلائق



یہ کہا تھا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو، یا کسی سرحدی مقام پر پہنچا دو، مگر اس نالائق نے قبول نہ کیا، اور ان کو قتل کر کے ساری دنیا کے مسلمانوں میں مجھے مبغوض کر دیا، ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج بو دیا، کہ ہر نیک و بد مجھ سے بغض رکھنے لگا، اللہ اس ابن مرجانہ پر لعنت کرے،

اہلِ بیت کی مدینہ کو واپسی

اس کے بعد جب یزید نے ارادہ کیا کہ اہل بیت اطہار کو مدینہ واپس بھیج دے تو نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ ان کے لیے ان کے مناسبِ شان ضروریاتِ سفر مہیا کریں، اور ان کے ساتھ کسی امانت دار متقی آدمی کو بھیجے، اور اس کے ساتھ ایک حفاظتی دستہ فوج کا بھیج دے جو اُن کو مدینہ تک بحفاظت پہنچائے اور علی بن حسین رضؓ کو رخصت کرنے کے لیے اپنے پاس بلایا، اور کہا کہ اللہ ابن مرجانہ پر لعنت کرے، بخدا اگر میں خود اس جگہ ہوتا تو حسینؓ جو کچھ کہتے میں قبول کر لیتا، اور جہاں تک ممکن ہوتا تو ان کو ہلاکت سے بچاتا، اگرچہ مجھے اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑتا، لیکن جو مقدر تھا وہ ہو گیا، صاحب زادے تمہیں جب کوئی ضرورت ہو مجھے خط لکھنا، اور میں نے تمہارے ساتھ جانے والوں کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے،

تنبیہ:- یزید کی یہ زود پشیمانی اور بقیہ اہل بیت کے ساتھ بظاہر اکرام کا معاملہ محض اپنی بدنامی کا داغ مٹانے کے لیے تھا یا حقیقت میں کچھ خدا کا خوف اور آخرت کا خیال آگیا، یہ تو علیم و خبیر ہی جانتا ہے اگر یزید

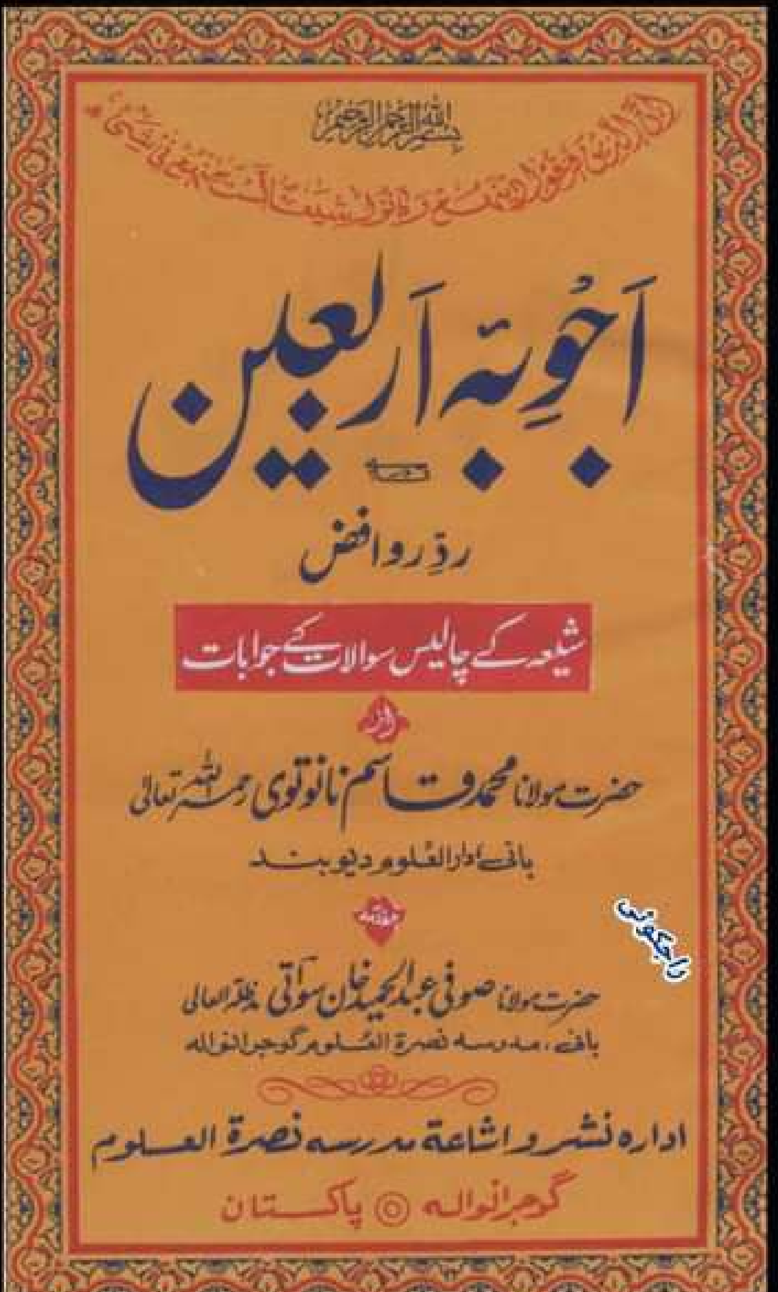
کے اعمال اور کارنامے اس کے بعد بھی سب سیاہ کاریوں ہی سے لبریز ہیں، مرتے مرتے بھی مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لیے لشکر بھیجے ہیں، اسی حال میں مرا ہے عاملہ اللہ بما ہو اہلہ (مولف)

اس کے بعد اہل بیت ان لوگوں کی حفاظت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ان لوگوں نے راستہ میں اہل بیت کی خدمت بڑی ہمدردی سے کی، رات کو ان کی سواریاں اپنے سامنے رکھتے تھے، اور جب کسی منزل پر اُترتے تو اُن سے علیحدہ ہو جاتے اور اپنے چاروں طرف پہرہ دیتے تھے، اور ہر وقت ان کی ضروریات کو دریافت کر کے پورا کرنے کا اہتمام رکھتے تھے، یہاں تک کہ سب حضرات اطمینان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے،

وطن پہنچ کر حضرت حسینؓ کی صاحبزادی فاطمہؓ نے اپنی بہن زینبؓ سے کہا کہ اس شخص نے ہم پر احسان کیا ہے، کہ سفر میں راحت پہنچائی ہمیں کچھ اس کو صلہ دینا چاہیئے، زینبؓ نے کہا اب ہمارے پاس اپنے زیور کے سوا تو کچھ ہے نہیں، دونوں نے اپنے زیوروں میں سے دو کنگن اور دو بازو بند سونے کے نکالے اور ان کے سامنے پیش کیے، اور اپنی بے مائگی کا عذر پیش کیا، اس شخص نے کہا واللہ اگر میں نے یہ کام دنیا کیلئے کیا ہوتا تو میرے لیے یہ انعام بھی کم نہ تھا، لیکن میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے جو کہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مجھ پر عائد ہوتا ہے،

آپ کی زوجۂ محترمہ کا غم و صدمہ اور انتقال

حضرت حسینؓ کی زوجۂ محترمہ رباب بنت امرئ القیس بھی آپ کے

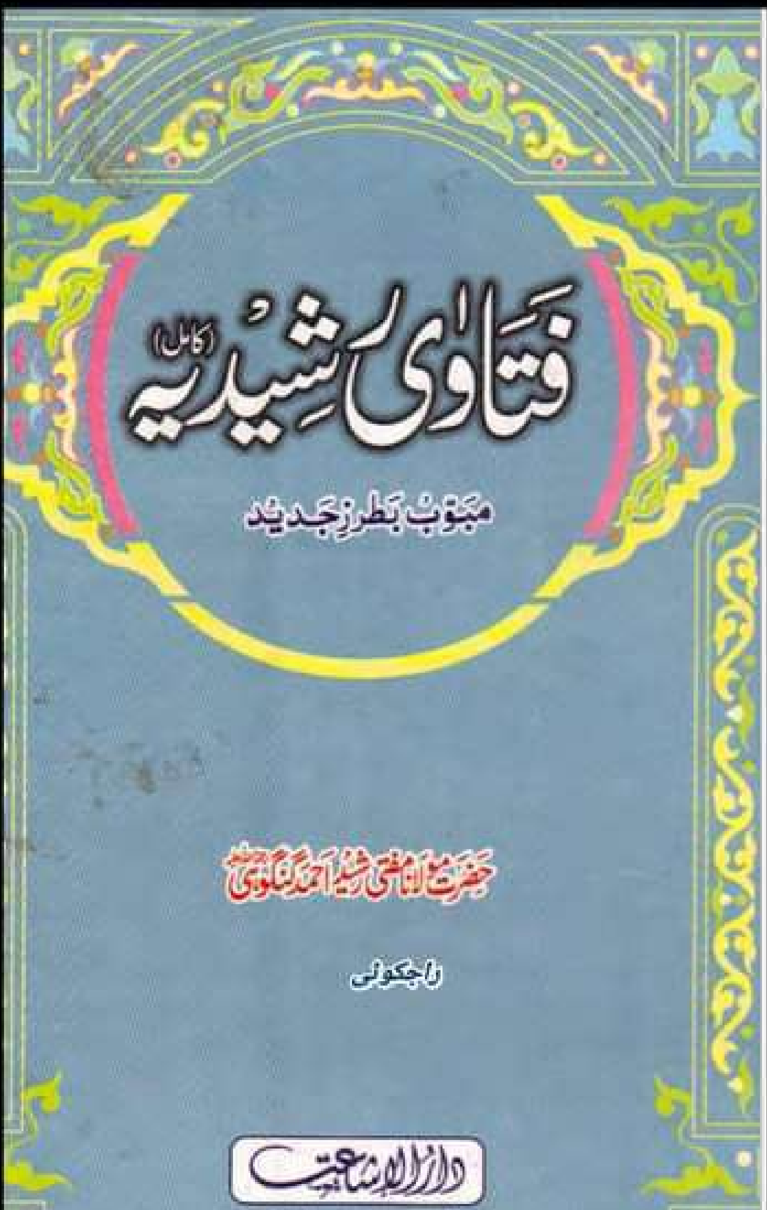


تو وہ لڑائی اور صلح ہر ہر سپاہی، اور ہر ہر منشی کی صلح، اور لڑائی سمجھی جاتی ہے، مگر اہل عقل پر واضح ہو گیا ہو گا کہ جس قافلہ کا افسر کسی سے کچھ عہد و پیمان کریگا تو وہ عہد و پیمان اس کے اتباع اور خدام کے ذمہ لازم ہو گا، ایک کا عہد و پیمان دوسرے کسی قافلہ کے افسر یا اس کے اتباع و خدام کے ذمہ لازم ہو گا۔

(حضرت امام حسینؓ و زین العابدینؒ کا مقام)

اس سے حضرت سید الشہداء شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی نسبت ان کو گنجائش حرف گیری نہیں کیونکہ وہ بجائے خود ایک سردار اعظم اور افسر عالم تھے، اوروں کی بیعت سے، یزید کی بیعت ان کے ذمے لازم نہ ہوئی تھی، جو کوئی عقل کا پورا جس کو دعوے کے پینے کی حاجت نہیں، بوجہ بیعت اہل شام جو یزید پلید کے ہاتھ پر کر چکے تھے، حضرت امام ہمامؓ پر اعتراض کرے یا مذہب اہل سنت پر آوازہ پھینکے، ہاں اتنی بات باقی رہی کہ کبھی بعض بزرگ بوجہ کمال انکسار اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھ کر گوشہ عافیت قبول کرتے ہیں، اور اپنی طرف ہرگز گمان نیک نہیں کرتے جیسے حضرت امام زین العابدین علیہ وعلی آبائہ الکرام۔ السلام بوجہ خاکساری بوقت دعا اس قسم کے مضامین کہا کرتے تھے، کہ الٰہی شیطان نے میری باگ پکڑ لی ہے، اور میرے اوپر غالب آگیا ہے۔ چنانچہ صحیفہ کاملہ میں جو منجملہ کتب معتبرہ شیعہ میں ہے، اس قسم کی دعائیں موجود ہیں، سو اس قسم کے لوگ بوجہ خاکساری، اپنی بیعت کو ضروری نہیں سمجھتے، اور اوپر کے لوگ بوجہ کمال عقیدت، ان کی بیعت کو سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے اہل دیوبند اپنے بیماروں پر کرم (دم دعا) کرنے کے لیے حاجی عابد حسینؒ کا قدم رنجہ فرمانا غنیمت سمجھتے ہیں، اور خود حاجی صاحب کے پوچھئے تو بوجہ خاکساری اپنے برابر کسی کو سمجھتے نہیں۔ (دوستوں میں خفگی و شکر رنجی آنی جانی چیز ہے۔)

سو ایسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اول بیعت نہ کرنے کو خیال فرمایئے، ہاں ہم جہاں دوستی اور محبت ہوا کرتی ہے وہاں رنج بھی ہوا کرتے ہیں پر اس رنج میں اور اعداء کے رنج میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے، یہاں جوش محبت ہوتا ہے، وہاں زور عداوت اول جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو لوگوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کے لیے گھیر لیا، اور



ہے کہ آدم اور حوا سے شرک ہوا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث رکھا اور حارث شیطان کا نام ہے۔

(جواب) شرک جو آیت شریفہ میں آیا ہے وہ شرک نہیں گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ بلکہ صغائرہ ترک اولی پر بھی شرک کا اطلاق آیا ہے چنانچہ شرک دون شرک احادیث میں آیا ہے پس یہ شرک جوان سے سرزد ہوا ہے یہ شرک فی التسمیہ ہے یعنی بوجہ عدم علم اس امر کے کہ حارث شیطان کا نام ہے انہوں نے عبدالحارث نام رکھ دیا پس یہ صورت شرک ہے نہ واقعی اور حقیقی ترک اولی اور مکروہ تنزیہی کا صدور انبیاء سے بعد نبوت بھی اتفاقاً جائز رکھا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کو کافر کہنا

(سوال) یزید کو جس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے وہ یزید آپ کی رائے شریف میں کافر ہے یا فاسق؟

(جواب) کسی مسلمان کو کافر کہنا مناسب نہیں۔ یزید مومن تھا بسبب قتل کے فاسق ہوا کفر کا حال دریافت نہیں کا فر کہنا جائز نہیں کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے۔

مولانا اسمٰعیل شہید کو کافر کہنا

(سوال) جو شخص کہ حضرت مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کو کافر اور مردود کہتا ہے تو وہ شخص خود کافر ہے یا فاسق اگر وہ کافر ہے اس کے ساتھ معاملہ کافر کا سا کرنا جائز ہے یا نہیں موافق اس فتوی کے جو مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا ہے اور اس پر چند علماء کی مہریں ہیں وہ یہ کہ جو کوئی مولوی محمد اسمٰعیل کامل ولی کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة (۱) فقط محمد اکبر خان اسی طرح اور بہت علمائے دہلی کی مہریں ہیں تو موافق اس فتوی کے اس کے ساتھ معاملہ کفاروں کا سا کرنا جائز ہے یا نہیں فقط۔

(جواب) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہیں بتاویل کہتے ہیں اگر چہ وہ تاویل ان کی غلط ہے لہذا ان لوگوں کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا سا نہ کرنا چاہیے جیسا کہ روافض اور خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین وصحابہ کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔ پس جب بسبب تاویل باطل کے ان کے کفر سے بھی آئمہ نے تحاشی کی تو مولوی محمد

(۱) جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو اس نے جنگ کا اعلان کر دیا۔